سوال

سنت کا مقام (86)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام میں سنت کا مقام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں سنت یعنی حدیث کا مقام بہت بلند وارفع ہے سنت کو بھی دین حق میں وہی مقام حاصل ہے جو قرآن پاک کو ہے۔ قرآن کریم کی طرح سنت بھی بذریعہ وحی نازل ہوئی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔۔قرآن۔۔۔۔ترجمہ یعنی نبی پاک ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وحی آسمانی سے بو۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

جق آپ نے پاک حدیث نے پیا عمل کیا کیا اس نے قرآن پر ہی۔ عمل پکیا 5

اصل دین آمد کلام اللہ معظم واشتن پس حدیث مصطفےٰ برجانا مسلم واشتن

ث پاک کی منزل من اللہ ہونے پر یہ حدیث اظہر من الشمس ہے۔

عن حسان قال کان جبرائیل ینزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسنة کما ینزل علیہ بالقران

ند تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آں حضرت ﷺ پر جس طرح قرآن پاک وحی لے کر آتے اسی طرح سنت کی وحی لیکر آتے اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے جو بات سنتے لکھ لیتے خود فرماتے ہیں۔ لوگوں نے مجھے منع کیا کہ ہر بات نہ لکھا کرو۔

فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتکلم فی الرضاء والسخط

ی نبی کریم ﷺ کبھی خوشی کی حالت میں کلام کرتے ہیں اور کبھی ناخوشی کی عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ ﷺ کی کونسی بات لکھوں اور کونسی نہ لکھوں کس وقت لکھوں اور کس وقت نہ لکھوں تو آپ ﷺ نے فرمایا!

اکتب ما اقول فواللہ ما یخرج منہ الا حق

308

ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدہما اقض بیننا بکتاب اللہ وقال الاخر اجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقض بیننا بکتاب اللہ

یعنی دو آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں جھگڑا لے کر آئے ایک نے کہا کہ ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ہونا چاہیے تو آپ ﷺ نے فرمایا!

اما والذي نفسی بیده لاقضین بینکما بکتاب اللہ

یعنی اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا وہ حدیث پاک میں مرقوم ہے۔جس کا قرآن پاک میں ذکر تک نہیں اس حدیث سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ حدیث پاک کے مطابق فیصلہ کو آپ ﷺ قرآن پاک کا فیصلہ فرما رہے '

لا تخفی ... (1318

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 342-344

محدث فتویٰ